لا الہ الا اللہ

منشور محمدی ﷺ

محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وجہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلاتوریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہے تا ختم دوران | شائع رہے باہزار تزئین | آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۲۹ | مورخہ ۵ ذی قعدہ روز شنبہ ۱۲۹۱ھ ہجری | جلد ۳

لعبد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرہ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکی اجرا سے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بعد پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف نوابان عالی شان و راجگان گرانمایہ بضیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاوے گی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیئے۔ العبد محمد عبد المجیب سکرٹری زمرہ احباب

قبول اسلام

شہر بنگلور کی مسجد جامع مین جو بر سر بازار واقع ہی۔ ایک شخص تاجر قوم نگایت ٹمکور سے آکے حضرت مولانا مولوی عبد الحی صاحب واعظ مدظلہ العالی میر مجلس انجمن اسلام بنگلور کے

بانتہ پر شرف اسلام سے مشرف ہوا ۱۰ شوال کی اٹھارویں روز شنبہ ۱۲۹۱ھ

غلہ محمدی

دینداری کی حکایت ہی نیک نیتون کی روایت ہی جبر سے معلوم ہوا کہ اس گذشتہ ہفتہ مین محلہ قاضی داؤد احمد صاحب عبد الرحمن بھٹکلے نے کہ بہت نیک نیت اور دیندار شخص ہین مبلغ بیس ۲۰ روپیہ نقد محمد حسین صاحب شہر بانگی کے معرفت واسطے امداد غلہ محمدی کے جناب مولانا مولوی نظام الدین صاحب کے پاس بھیجے دینداران مددگار غلہ محمدی کے شریک ہوئے سبحان اللہ ایسے نیک نیت اور دیندار صاحبون کی کیا اچھی دولت اور نیک کمائی ہی جو دین کی بلند نامی کے اس کار عمدہ مین صرف کرتے ہین دنیا مین نیکنامی عقبیٰ مین ثواب عظیم خوشنودی خدا و رسول اسی کو کہتے ہین مگر اینگ یہان کے نامور مسیحی صاحبونکا نام اس کار خیر مددگاری دین کے باب مین سنا نہین جاتا ہی اور علاوہ اسکے ایک عجایب حال یہہ مشہور ہی کہ ایسے نیک کام

عبری الاصل ہونیکے قائل ہین وہان بھی گروٹیس کا نام آیا ہی
چنانچہ اعجاز عیسوی کے صہ ۳۳ مین وہ قول منقول ہی اب
اگر اسپر بھی مجیب صاحب کی تسکین نہوا ور اب بھی گروٹیس کو مجہول
بتائین تو اور سن لین چارلس ہول - بایگرفی کل ڈکشنری
مین لکھتا ہی کہ گروٹیس کے حال مین گیٹن برگ نے ۱۴۵۰ء مین
ایک کتاب لکھی اور برگٹی نے ۱۴۵۸ء مین اسکے حال مین ایک
کتاب لکھی اور چارلس نیلسہ نے ۱۴۲۶ء مین ایک کتاب لکھی یہہ شخص
ہوا تھا ۱۳۹۳ء مین اور مرگیا ۱۴۶۵ء مین اتہی - خیال کرینگا مقام
ہی کہ گروٹیس کتنا بڑا مشہور شخص ہی کہ متعدد لوگون نے خاص اوسکے
حالات مین کتابین لکھی ہین - مقام ہشتم قولہ صہ ۲۷
اور یہہ جو کہا کہ عیسائیون کے پاس دسوین صدی کا کوئی نسخہ نہین ہے
اور حوالہ بھی دیا کہ ہارن صاحب جلد دوم مین لکھتے ہین بالکل جہوٹ
بولا ہی ہارن صاحب یہہ ہرگز نہین لکھتے بلکہ انہون نے صدہا نسخے بنائی
ہین الخ **جواب** یہان پادری صاحب کے بددیانتی
اور تحریف قابل غور ہی اولا ناظرین مولوی صاحب کے کلام کو سنیز
بعد ازان پادری صاحب کے بددیانتی کو ملاحظہ کرین مولوی صاحب
صہ ۵ مین لکھتے ہین اسی سبب سے اون مسیحی علما کو جو اٹھارہین
صدی مین کتابون مقدس کے تصحیح اور مقابلہ کرنے اون کتابون کے
نسخون مین مشغول ہوی تھے کوئی نسخہ پورا عبری کا ایسا نہین ملا
جو دسوین صدی سے پہلے کا ہو الخ -
اب دیکہئے مولوی صاحب کا کیا دعوی تہا اور پادری صاحب نے
تحریف کیکا دسے کس پر یہ مین بیان کیا اور کئی طرح کا تغیر
مولوی صاحب کے کلام مین کر دیا اول تو مولوی صاحب نے
خاص عبرانی نسخون کے بابت دعوی کیا ہی اور پادری صاحب اوسکو
دعوی کو عام کرکے بیان کیا اور یون کہا کہ عیسائیون کے پاس کوئی
نسخہ دسوین صدی کا نہین دوسری یہہ کہ مولوی صاحب نے کہا تہا
کہ دسوین صدی کے پہلے کا کوئی نسخہ نہین اور پادری صاحب نے
اسطرح بیان کرتے ہین دسوین صدی کا کوئی نسخہ نہین ہی تیسری
یہہ کہ مولوی صاحب نے پورانے نسخہ کے قید لگائے تھے اوسے بھی اڑا دیا
پادری صاحب کیون نہو اقتدای محرفین ہو تو ایسے ہو مقام
غور ہی کہ جب ایسے کتاب مشہور و معروف اور پھر یہہ بھی نہین کہ
صرف پادریون کے قبضہ مین ہی بلکہ اہل اسلام کے کتاب ہی
اوسمین پادری صاحب تحریف کرتے ہین تو پھر جو کتاب اونکے
قبضہ مین ہی اوسکا کیا حال کرتے ہون گے اور اس دلیری کو بھی دیکہو
کہ مولوی صاحب کے ہارن کا حوالہ دیا وہان بھی نہ دیکہا جہت ہیٹ
انکار کردیا شاباش کیون نہو مصرع این کار از تو آید و مرداں
چنین کنند تحمین کہتا ہون کہ کیا پادری صاحب نے یہہ کتاب نشہ کی
حالت مین لکھی ہی نہ تو اس کتاب کو بغور دیکہتے ہین جسکا جواب
لکھ رہی ہین اور نہ اس کتاب کو ملاحظہ کرتے ہین جسکا حوالہ دیا ہی
اگر ایسے مدہوشی ہی تو خدا حافظ ہی اور یہہ سب آبکی چکنے چیڑی
باتین بیل کے دہار کی طرح بہا ئین گے آپ مین کہتا ہون کہ
مولوی صاحب کا کہنا بہت صحیح ہی ہارن صاحب جلد ۲
حصہ ۱ باب ۳ فصل ۲ صفحہ ۸۹ مین ہی لکھتے ہین کہ ڈاکٹر کنی کاٹ
کہتا ہی کہ کل نسخہ عبری توریت کے جنکے وجود کا علم ہی وہ ۱۳۰۰
اور ۱۴۵۷ کے درمیان کے لکہے ہوے تھے اور اسکی قبل کے
سا تو ین آٹھوین صدی کے نسخے یہودیون کے علما کے فتوے

باین وجہ کہ جن نسخون کو انہون نے صحیح بیان کیا تھا دنسے بہت
مختلف تھے تلف کردی گئی اور بسبب والدین نسبی ہی وجہ بھی
انہی سلسکے بعد پادری صاحب لکھتے ہین - بلکہ انہون نے صدہا نسخے
صدہا نسخے تبلائے ہین کہ اب موجود ہین جسمین سے چند یہان پر لکھتا ہون
کہ اتنی ہین کہتا ہون پادری صاحب کی اس سے کیا غرض ہی آیا
یہہ مطلب ہی کہ دسوین صدی سے پہلے کے صدہا نسخے عبری کے
موجود ہین تو محض جہوٹھ ہی کسی ایک نسخہ عبری کا نام لیا ہوتا جو
دسوین صدی سے قبل کا ہو اور اگر بعد کے نسخے مراد ہین یا یونانی نسخے
مراد ہین تو مولوی صاحب کا حوالہ کیونکر غلط ہو جائیگا ایک نیا تماشا
دیکھئی کہ پادری صاحب نے چہہ نسخون کے نام بھی لکھدئے اور اونکی
سن بھی بتائی مگر اونکو اتنی خبر نہوی کہ یہہ نسخے یونانی کے ہین
اور مولوی صاحب عبری نسخون کے بہ نسبت یہہ دعوی کر رہے ہین
ان نسخون کا لکھنا مولوی صاحب کی مضر ہوگا افسوس ہی کہ انہین اتنا
بھی شعور نہین مثل تیلی کے بیل کے جدہر جسنے ہانکدیا انکھ بند کئے
ہوی اودہر چلے گئے تعجب یہہ ہی کہ مولوی صاحب نے نسخہ اسکندر
یا یوس وغیرہ کا حال صفحہ ۲۳۲ وغیرہ مین مفصل بیان کیا ہی
اوسے بھی پادری صاحب نے نہین دیکھا اگر دیکھتے تو کیون ایسے بے محل
بات کہتے مسیح ہی پادری صاحب کو تعصب نے اندہا کردیا ہی دیکھئی
یہہ تعصب کیسی بری شی ہی اور کیسی ہی کنوین جہکاتا ہی
یہان یہہ امر بھی قابل لحاظ ہی کہ جو نسخے پادری صاحب نے یہان
لکھے ہین اور کسیکو چوتھی صدی کا اور کسیکو پانچوین چھٹی صدیکا
بتایا ہی یہہ یہی خالی دہوکہی بازی اور فریب ہی نہین ہی کیونکہ
اول تو کسی نسخے کے قدامت یقینی نہین کیونکہ اوس نسخہ مین کاتب نے

کتابت کی سند تو کبھی نہین علمای مسیحیہ انکلو نسی سند مقرر کرتے ہین
اسیوجہ سی خود علمای مسیحیہ مین اختلاف ہی مثلاً نسخہ اسکندر
یا یوس جو نمبر اول مین گنا جاتا ہی اوسی بعض علمای مسیحیہ چوتھی
صدیکا کہتی ہین اور بعض پانچوین صدیکا اور بعض اٹھوین صدیکا
اور بعض دسوین صدیکا چنانچہ صاحب اعجاز نے ہارن کے جلد ۲ سی
یہہ سب اقوال نقل کئے ہین مین نے بخوف طوالت اونکو ترک کیا مگر اتنا
لکھتا ہون کہ جو لوگ اس نسخہ کو چوتھی یا پانچوین صدیکا بتلاتے ہین
انکا قول نہایت ضعیف ہی اور کوئی دلیل اونکے لئے اس دعوی
کے نہین مولفین انسائیکلوپیڈیا برٹینکا جلد ۱۷ لفظ اسکرپچر سے
تحت مین نسخہ اسکندر یا یوس کا بیان اسطرح کرتے ہین کہ اوسکے قدامت
بالیقین نہین معلوم ہوتے اور ڈسٹن اور سملر اور اڈون اور واٹنی
جو کچھہ اس نسخہ کی تاریخ مقرر کرتے ہین بحث کی ہی اوسکے بیان کرنے مین
وقت ہی مگر اوس بحث کا انجام یہہ ہی کہ اس نسخہ کے قدامت یقینی
نہین ہوسکتے گو حرفونکی وضع چوتھی پانچوین صدی کے حرفون سے ملتی ہی
اور اعراب کے نہ ہونے ہی معلوم ہوتا ہی کہ دسوین صدی سے پہلے کا
ہی اور اڈون نے اوسکو دسوین صدی مین کہا ہی اور گریب اور شلنز
چوتھی صدیکا بتاتے ہین اور ڈسٹن نے پانچوین صدیکا بتایا ہی مگر پانچوین
صدیکے حرفونکی شباہت سی یہہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ یہہ پانچوین
صدیکا ہی کیونکہ یہہ بات خوب معلوم ہی کہ پانچوین صدی کے بہت دنون
بعد تک بھی بعض ملکون اور بعض معبدون مین وہ خط جاری رہا ہی انتہی
دیکھئی خود علمای مسیحیہ کیسا اس رای کو ضعیف کرتے ہین کہ یہہ نسخہ
چوتھی یا پانچوین صدیکا لکھا ہوا ہو باقی حال نسخہ اسکندر یا یوس
اور واطیکانوس کے خرابی کا ناظرین اعجاز مسیحی مین ملاحظہ کرین انتہی

حامی دین متین حامی مسالک صالحین جناب مہتمم منشور محمدی او صلعم ۱۲
اللہ الی مقاصدکم سلام مسنون ہدیہ ہی - آپکے صحیفہ سراپا
صدق وصفا سے جہان اور ہر قسم کے مضامین بتائید مذہب حقہ
وتردید مسلک باطلہ اہل اسلام ملاحظہ کرکے مسرت دلی اور اطمنان
قلبی حاصل کرتے ہین ازانجملہ مخالفین کا راہ راست پر انا اور مذہب
باطلہ کو ترک کرکے تقلید مذہب محمدی اختیار کرنا ایسے اخبار بھی باعث
کمال سرور اور تقویت جماعت مسلمین ہوتے ہین چنانچہ شاید کوئی ہی
پرچہ اخبار کا اس نوید سے خالی ہوتا ہو ورنہ ہر ایک چشم افروز اور سامعہ
نواز ہوتا ہی کہ فلان مقام پر فلانی رمین دائرہ اسلام مین آگیا
فلان جگہ اتنے ہندو مشرف باسلام ہوے - اب لیجئی اسطرف
کے دو تین مژدہ مین بھی آپ کو سناتا ہون تاکہ آپ بھی
اور آپ کے ناظرین اخبار بھی لطف تازہ اوٹھائین -
پہلے دنون درگا پرشاد قوم کے کایتھ جہلخانہ صدر ہردوئی
مین پچیس روپیہ ماہوار کے نوکر تھے اور انگریزی دفتر مین کام کرتے
تھے توفیق ہوی مشرف باسلام ہوی - ایک پکے کٹے برہمن کا
نجوان لڑکا قصبہ دریاباد ضلع بارہ بنکی مین شرف اندوز مذہب حقہ
ضلع وسقام سیتاپور مین ایک پرگنہ خاص نے محرصہ سوا اصطلاح دین
محمدی لیا نام اسکا عبداللہ خان رکھا گیا - مقام ہردوئی مین
پرسون یوم جمعہ ۲۷ نومبر کو ایک ہندو مسجد مین حاضر ہوا جب نماز سے
مسلمین فارغ ہوی کلمہ پڑہا اور شریک جماعت ہوا - یہ دونو جو ہردوئی
مین مشرف باسلام ہوی انہون نے خود راقم سے درخواست کی تھی
کہ کلمہ پڑہوائی اور راہ راست بتائی چنانچہ بیت سے اہل اسلام کے روبرو
انکو تعلیم متقین ضروری کی گئی فالحمد للہ علی ذالک ایجم منصور دین

اشتہار سیاہی کاپی

سیاہی کاپی کی عمدہ سے عمدہ تیار ہین
سیاہی اس صفت کی دیکھنی مین بہی آئین
اگر ہو گرم تہ حرف وہی داب مین آئین
روانی وہ کہ اک دبی مین دس سو حرف لکھ لیجے
اگر دو روز کی باسی سیاہی سی لکھین کاپی
اوڑای حرف اسکی وہ جو کوئی کو ہکن ہووے
کہین سفنج کی گڑوینسی اسکی حرف چنتے ہین
نہین ہین حرف اسکی یہ گویا رنگی سیاہی ہے
ہی بارہ روپیہ فی سیر قیمت اس سیاہی کی
ریاض نور مطبع سے خریدین بیشکر قیمت
یقین ہی درج فرماوین گے اخبار مین اسکو

یہ مژدہ خوشنویسان مطابع کو سناتے ہین
سیاہی گو اگرچہ اور صاحب بھی بناتے ہین
وہ اسکو جانتے ہین خوب جو کاپی جماتے ہین
نہ باور ہو تو ونسے پوچھیے جو آزماتے ہین
تو تازہ رو سنائی سلاون ہم اسکو پاتے ہین
یہہ شیرین بیان ہم اہل مطابع کو سناتے ہین
بھلا مردون سے بھی رندجہان مین داب کھاتے ہین
نہین ہلتے جگہہ سی پر سلاکہون رول کھاتے ہین
سوائے خرچ محصول اہل مطبع کو جتاتے ہین
وہ ہمسی طلب فرماین جو صاحب منگاتے ہین
کہ محسن اہل مطبع کو ہم احمد اپناتے ہین

عاصی محمد امجد علی مدرس فارسی مشن اسکول مرادباد

رسید زر

جناب شیخ غلام نبی صاحب ٹھیکہ دار محکمہ ریلوے سلطان مقیم دزیرآباد	۴	۵
جناب مولوی نورخان صاحب جونا گڈہ	۲	۵
جناب لعل محمد صاحب دار جیلنگ کلرک ڈاک خانہ	۴	۱۵
جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب بڑے ماہم	۲	۱
جناب حاجی محمد درویش صاحب کلکتوی پالگہاٹ	۴	۷
جناب حافظ عبدالغفور صاحب بمبئی	۵	"
جناب شیخ احمد بخش صاحب تحصیلدار ہری پور ضلع ہزارہ	۴	۲

بمقام عسکر شنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبدالمجیب سکرٹری طبع شد

امداد ترقی دین مین بعضے شخص مانع الخیر ہوکر رخنہ اندازی کی
فکر کرتے ہین چونکہ ہمارا منصب وقایع نگاری ہی خبر لکھنے سے
مطلب ہی کچھ اعتراض وغیرہ نہین مگر یہہ نہایت تعجب اور کمال
حیرت ہی کہ ایسے کام بہتری دین مین مسلمان ہوکر رخنہ اندازی
کون کریگا اوسکا ایسا حال سنکر سب ملکون کے اہل اسلام اور صاحبان
شرع اوسکو کیا کہین اسکے پیشتر بھی غلہ محمدی کا صندوق پھر
کے باب مین جس شخص نے مانع امور خیر رخنہ کیا تھا اوسکے
باب مین اس نیک کام کرنے والون حامی دین کے طرف سے بڑا
شہرہ مچا تھا اور رخنہ انداز کیطرف سے عذر کرنے کی برابر کوشش
ہورہی تھی جسکا مفصل حال اظہار کے قابل ہی مگر آئندہ کبھی تحریر
کرین گے نام وغیرہ بھی معلوم ہی ؛ تاریخ ۲۷ رمضان شریف
شب قدر کو غلہ محمدی کے چند صندوق گرامی مرتبت مددگار
دین سیٹھ محمد علی بن علی تلو صاحب عالی ہمت کے استصواب سے
زکریا کی مسجد اور سیٹھ اسمٰعیل حبیب کی مسجد اور بقر قصابون
کی مسجد اور جابلی محلہ کے کمتریون کی مسجد اور مولوی یونس صاحب
کی مسجد اور دوسری مسجدون مین رکھی گئی تھی اُن سب مسجدون
کی آمدنی کا حال جو کہ اوس متبرک اور مبارک رات شب قدر کو
صاحبان اسلام نے اُون صندوقون غلہ محمدی مین دیا ہے
سب مسجدون کے نام اور تفصیل کے ساتھ دریافت ہونے سے آیندہ
تحریر کرین گے جسقدر آمدنی سب صندوقون مین آئی ہی وہ سب
سیٹھ صاحب نیکنام سیٹھ محمد علی صاحب موصوف الصدر کے
مشورت سے رکھی ہی جسکی تعداد دریافت ہونے سے کہ کس مسجد
مین کتنا ملا ہی معہ نام مساجد آیندہ حوالہ قلم کرین گے اور

اس نیک کام کو ہم بہت خوشی سے ظاہر کرین گے کہ ایسے نامور سیٹھون
کی مسجدون اور اونکے مجمع عظیم صاحبان دولت سے ایسے کار
خیر ثواب کونین اور بلند نامی دین ترقی اسلام اور فائدہ زمرہ
مسلمان کے باب مین کسقدر دیا گیا ہی کیونکہ اوس رات متبرک
کو غریبون کے علاوہ سب سیٹھ صاحبان دولتمند بھی مسجدون
مین ہوتے ہین البتہ اپنی اپنی ہمت اور بلند نامی کے موافق اس نہایت
نیک کام مین بہت دیا ہوگا حقیقت مین یہہ طریقہ بہت عمدہ
جاری ہوا ہی اگر اعلیٰ اور ادنی سب اہل اسلام مستعد ہو
ہوجائین تو مسلمانون مین علم اور تہذیب اور شایستگی کا فایدہ
کمال حاصل ہو اور کہتے ہی مسلمان مسافر بے وارث
جو مرجاتے ہین اور دیر تک پڑے رہتے ہین بڑی مشکل سے دفن
کی نوبت آتی ہی اس غلہ محمدی سے غریب مردے بھی اسیوقت
بخوبی تمام دفن کئے جاتے ہین تاریخ ۲۷ رمضان کی رات کو بھنڈی
بازار کی مسجد کے دیوار کے پاس رستے پر ایک غریب عورت مرگئی تھی یہہ
حال جناب حکیم محمد باقر علی صاحب کو معلوم ہونے سے حضرت مولوی
نظام الدین صاحب مہتمم غلہ محمدی کو خبر دی مولوی صاحب
نے فورًا اوسکا خرچ مسجد موصوف کے پیش امام فقیہ محسن کو دیکر
اوسیوقت موافق دستور کے دفن کیا اوسکے صحیح تاریخ ۲۸ رمضان کو
گوگاری محلہ مین ایک غریب مسافر لاوارث مرگیا گوگاری محلہ
کی مسجد کے موذن نے حکیم صاحب کے پاس آکر خبر دی اوسیوقت اوسکا
خرچ بھی غلہ محمدی سے موذن مذکور کو دیکر فورًا دفن کیا پس اس
غلہ محمدی کے ایسے سب نیک کامون کو سنکر سرکار بھی خوش ہوگی
بلکہ یقین ہی کہ مدرسہ وغیرہ بخوبی قایم ہوجانے سے سرکار

رعیت نواز بھی مدد کرے گی - کشف الاخبار بمبئی نمبر ۴۰ جلد

مشنریون کی کوشش درمیان قحط

اخبار انڈین مرر بیان کرتا ہی کہ مسٹر بورسن صاحب مسیحی مشنری بین اور درمیان قحط کے کوشش اون کی قابل تعریف کے ہی تھی اوسکی یہہ ہی کہ جب گورنمنٹ نے سنتہال کے ضلعون مین قحط کا کام مسٹر بورسن صاحب کے سپرد کیا تو انہون نے کوشش کرکے آدمیونکو اجازت روزروغظ کہنے کی فرمائی - چہہ کوس تگ کے لوگ مدد طلب کرنے آئے جب تگ انہون نے بیس منٹ تگ دل لگاکر وعظ نہین سنا تب تگ ایک دانہ غلہ کا اون کو نہ دیا -

اخبار ٹائمز بحوالہ کارسپانڈنٹ راوی ہی کہ مسٹر بورسن صاحب نے تالاب مین کھڑے ہوکر سیکڑون آدمیون کو ایک دن مین عیسائے کیا تب اونکو غلہ دیا چنانچہ چند ہفتون مین چہہ سو آدمی عیسائے ہوگئے لارڈ بشپ صاحب کلکتہ نے دہلی مین ستر آدمی مرید یعنی معتقد مذہب عیسائی کئے اور بلند شہر مین بشپ صاحب نے عیسائے ادمیونکو کتاب پر بہت راغب پایا - مذکورہ بالا خبر صاحب راقم لارنس گزٹ مین انڈین مرر سے ترجمہ کی ہی جو نہایت ترجمہ کی لایق ہی علی الخصوص اس خبر کا یہہ فقرہ بہت لحاظ کے لایق ہی کہ چہہ کوس تگ کے آدمی مدد طلب کرنے آئے اور جب تگ اونہون نے بیس ۲۰ منٹ تگ دل لگاکر وعظ نہین سنا تب تگ ایک دانہ غلہ کا ان کو نہ دیا فی الواقع اس سے بہتر موقع اور اس سے بہتر طریقہ مذہب کی ہدایت کا پادری صاحب کو دوسرا کیا مل سکتا تھا لیکن ہم کو شبہہ ہی کہ ایسی مصیبت کے وقت کے عیسائی ہونے والون کے کہین اس خیال پر عمل نہ کیا ہو کہ زمین فاقون کے بعد مردار بھی حلال ہوتا ہی کیونکر فقط کی معیت ان کو ثابت پست کردیگی ہم کو یہہ بھی خیال ہی کہ شاید یہہ طریقہ مذہبی تعلیم کا گورنمنٹ کے نزدیک بھی مستحسن نہوگا اور جس طریقہ سے قحط زدون کی یہہ امداد کی گئی یہہ کچھہ پسندیدہ نہوگی ہم کو امداد کے ہتھمون سے بھی تعجب ہی کہ اونہون نے کس قاعدہ کے موافق بیس منٹ تگ دل لگاکر وعظ سننے کی قید لگائی اور کیونکر ان کو ایک دانہ نہین دیا مسٹر بورسن صاحب کی یہہ کارروائی کردہ تالاب مین کھڑے ہوگئے اور سیکڑون آدمیون کو ایک جگہ اکٹھے ہوکر عیسائی کرنے کے بعد غلہ دیا ایک عجیب کارروائی جو ہماری نیک نیت گورنمنٹ کی اس تمام نیک نامی مین جو اس نے اپنے دلی رحم سے ہندوستانیون کو قحط کی مصیبت سے بچانی مین حاصل کی تھوڑا سا دھبا لگاتی ہی گو یہہ دھبا ایسا ہی کہ عام لوگ اس پر زیادہ خیال کرتے ہین اور خاص لوگ اس کو صرف مسٹر بورسن صاحب کی ذات سے متعلق سمجھینگے - سب سے آخیر فقرہ اس خبر کا یہہ ہی کہ بلند شہر مین بشپ صاحب نے عیسائی کتاب پر آدمیون کو بہت راغب پایا پس ہم کو سب سے زیادہ خیال اسی فقرہ کا ہی مگر ہم اوسکو اس زمانہ کا اثر سمجھتے ہین اور ہم بھی یہہ بات صحیح سمجھتے ہین کہ البتہ آج کل یہہ رغبت زیادہ ہی مگر یہہ کوئی نئی بات نہین ہے بلکہ ایک قدیمی بات ہی کہ رعایا کا میلان ہمیشہ اپنی گورنمنٹ وقت کے مذہب اور مسلک کی جانب ہوجاتا ہی خصوصًا ایسے وقت مین جو بہ نسبت اوقات کے رعایا پر سخت ہو جیسا کہ مسٹر بورسن کی کارروائی سے ظاہر ہے فقط -

از اخبار سین ٹیفک سوسیٹی علیگڈھ

اغلاط ہدایت المسلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہ کیتنگ ضبط کرون مین آہ ہے چل رے خامہ بسم اللہ

بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا کے یہہ خیر خواہ انام قادر بخش نام حامیان دین احمدی و نام ران ملت محمدی کو بشارت دیتا ہی کہ ان دنون جناب مولوی محمد علیصاحب نی ایک رسالہ لکھا ہی جسکا نام مرآۃ الیقین لاغلاط ہدایت المسلمین ہے مضمون اوسکا اوسکے نام سے ظاہر ہی چونکہ اوسکے چھپنے مین کچھہ تاخیر معلوم ہوتی تھی اسلئے مین نے چاہا کہ اوسکے کچھہ مضامین تلخیص کرکے ہدیہ ناظرین منشور محمدی کری وہو ہذا عرصہ بیس ۲۰ برس کا ہوا کہ اہل اسلام اور عیسائیون مین بازار مناظرہ نہایت گرم ہوا تھا اور مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر وزیر خان صاحب نے اہل اسلام کی طرف سے جس زور شور سے تحریرین کی ہین ہر منصف مزاج اونکی کتابین دیکھہ کر اسکی داد دیسکتا ہی اوسوقت مین جو انکی مقابل پادری فنڈر صاحب تھی اونہون نے بھی بہت کچھہ زور مارا مگر مولوی صاحب نے اونکو مناظرہ تقریری اور تحریری مین کیسا کیسا عاجز کیا ہی کہ پادری صاحب کا دل ہی جانتا ہوگا یا جن منصف مزاجون نے اوس مناظرہ کو دیکھا ہی وہ اس کیفیت سے آگاہ ہین غرض کہ مولوی صاحب نے بہت بڑی بڑی کتابین تصنیف کی ہین مثلاً ۱- ازالۃ الاوہام ۲- ازالۃ الشکوک ۳- اصح الاحادیث ۴- تعصب المطاعن ۵ معدل ۶ حجاج المیزان ۶ اظہار الحق وغیرہ اور اونکی تصنیفات سے ایک کتاب لاجواب اعجاز عیسوی ہی حقیقت ہیبنا کہ یہہ کتاب بسم اللہ ہی جسطرح اعجاز کا مقابلہ اور جواب کسی منکر سے نہین ہو سکتا اسیطرح اس کتاب کا جواب بھی کوئی نہین دیسکیگا جسوقت مین یہہ کتاب لکھی گئی اوسیوقت مین برسبحاث پادری فنڈر صاحب موجود تھے اور مدت تک بعد طبع اس کتاب کے زندہ رہے اور متعدد کتابین اس مناظرہ مین لکھین اور بہت کچھہ خاک چھانی مگر اسکی جواب مین قلم نہ اٹھا سکے اور بعد اسکے چودہ ۱۴ برس تک کسی پادری کالے یا گورے نے اوسکی جواب مین دم نہ مارا بعد اس مدت کے ۱۸۶۷ع مین ایک کرسچن عماد الدین نے اپنی سرخ روی کے لئے اسکے مقابلہ مین لاف زنی کی اور ادہی تہائی کتاب کے جواب مین بہت اوٹی سیدہی تقریرین لکین اور چکی چپڑی باتین بنائین تاکہ مسلمانون کا تر لقمہ کسیطرح ہضم ہو مگر بفضلہ تعالی مجیب صاحب چونکہ طرفین کے علم سے بے بہرہ تھے جہان کوئی تقریر الٹی سیدہی سنی وہان جہٹ پٹ مولوی صاحب کے حوالون سے انکار کر دیا اور بڑے بڑے علمای مسیحیہ کو بھول المحال غیر معتبر بنا دیا بچارے گیا کرتے کسطرح بچا تو چھوٹے اونہون نے سمجھا کہ گویہی سے قلعی کھل جائیگی مگر بالفعل تو بات بن جائیگی صلہ مین روپیہ ہاتھ آئیگا آئندہ دیکھا جائیگا اس کتاب کو چھپے سا توان برس ہے اس عرصہ مین اہل اسلام نے بہت کچھہ اس کتاب کی خدمت کی ہی چنانچہ ایک جواب کامل جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہی جسکا نام رجم الشیاطین اور ایک جواب جناب مولوی ابو المنصور صاحب نے تحریر کیا ہی جسکا نام عقوبت الضالین ہے اور یہہ بھی سنتا ہون کہ ایک جواب جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے ارقام کیا ہی اور باقی متفرق تحریرین اہل اسلام نے اس کے جواب مین لکھی ہین اور جسکا نام ہادی المضلین ہے کچھہ تو تحریرین منشور محمدی مین مطبوع بھی ہوگئی ہین ان دنون بعض احباب کی درخواست سے یہہ دل مین آیا کہ کچھہ اغلاط ہدایت المسلمین کے

کلکر مشتہر کئے جائین تاکہ عوام لوگ بھی اوسکی منصف کی جہالت اور
دروغ گوئی پر مطلع ہوجائین اور جان لین کہ جن پادری صاحب نے ان دونون
بڑا شور وشر مچایا ہی اور جاہلون مین اپنی تئین بڑا مولوی بنایا ہی
کہ سچمچ اونہین اپنا مایہ فخر جانتی ہین اور پیر ومرشد مانتے ہین اُن کی
جہالت اور دروغ گوئی کا یہہ حال ہے لہذا مشتے نمونہ از خروارے کتاب
مذکور کے بعض اغلاط اور اوسکے مصنف کی دروغ گوئیان لکھکر نام
اوسکا مرآت الیقین لاغلاط ہدایت المسلمین رکھا اور اس رسالہ کو تین باب پر
منقسم کیا۔ باب اول مین اون مقامات کا جواب ہی جسمین مجیب نے
مولوی رحمت اللہ صاحب کے حوالون کا انکار کیا ہی اور اپنی جہالت کے
باعث مولوی صاحب کو جھوٹا بنایا ہی اس بات سے مجیب صاحب کے دین
سچی سے کمال نا واقفی اور جہالت اور تعصب اہل انصاف پر ظاہر ہوگی
باب دوم مین بعض اون اغلاط کا بیان ہی جن سے مجیب عجب کے ناواقفی
دین اسلام اور علوم عربیہ وغیرہ سے اظہر من الشمس ہو جائیگی اور باب
سوم مین بعض مقامات متفرقہ کا جواب ہی جس سے پادری صاحب
کی جوابات اور اعتراضات کی قلعی بخوبی کھل جائیگی۔

باب اول مجیب صاحب اپنی دیباچہ مین مولوی صاحب کے
بہ نسبت لکھتے ہین صفحہ ۸ اور بعض بعض جگہ محض جھوٹہ حوالی دیکر کہ
فلان کتاب مین یہہ بات لکھی ہی حالانکہ وہان ہرگز نہین لکھی ہی اور
ملمع لکھی ہی اور بعض نام بھی اوسنے اپنی دل سے فرض کرلی ہین اسمیں
اقول ای صاحبو یہہ قول پادری صاحب کا محض دروغ بے
فروغ ہی مولوی صاحب کا ایک حوالہ غلط نہین اور نہ کوئی نام فرضی
کرلیا ہی مجیب صاحب شاید اپنی اوپر قیاس کرتے ہین سو خاطر جمع
رکھین ایسا نہین ہوتا چنانچہ ناظرین رسالہ ہذا کو بعد ملاحظہ

اس رسالہ کے بخوبی واضح ہوجائیگا اور قطع نظر اسکی پادری صاحب
اس قول مین سچی ہین تو کسی شہر مین مجلس مناظرہ منعقد کرین اور
جن کتابون کے حوالون سے پادری صاحب انکار کرتے ہین معہ وجود
ہون اور اس امر کا اشتہار دین انشاء اللہ یہہ راقم وہان حاضر ہوگا
اسوقت جلسہ علم مین پادری صاحب کا جھوٹ ہاسچ ہر شخص پر ظاہر
ہوجائیگا اگر مجیب صاحب کچہ حیادار ہونگے تو ایسا جلسہ کرینگے یا اس رسالہ
کو دیکھکر اپنی کتاب کو دریا مین ڈوبا دینگے اور اگر چکنے گھڑے ہین تو کانہین
تیل ڈال کر بیٹھ رہینگے اور اپنی ہم مشربون کو چکنے چپڑے باتین بناکر
خوش کرلینگے۔ اب مین اون بعض مقامون کو
نقل کرتا ہون جنمین پادری صاحب نے مولوی صاحب کے حوالون کا انکار
کیا ہی یا بی سند بتایا ہی مقام اول صفحہ ۵۱ مولوی صاحب نے
کہا کہ فرقہ ابیونی ٹیرا اور یونی ٹیرین نے متی کے باب اول اور دوم کو
الحاقی بتایا ہی جواب یہہ ہے کہ آپ اول تو بلا سند کتاب یہہ دعوی
کرتے ہین **جواب** یہی طلب حقیت اور دعوی تحقیق ہی کہ مشہور
تفسیر ہارن بھی نہ دیکھی حوالہ بے سند بتا دیا مگر بچارے کیا کرین وہان
مادہ کہان سے لائین کہ تفسیر ہارن دیکھین اب مین آپ کو بتائی دیتا ہون
کسی سے مقام نکلوا کر پڑھوا لیجیگا ہارن صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۷۳
مین حاشیہ مطبوعہ ۱۸۲۶ع مین لکھتے ہین کہ۔ فرقہ یونی ٹرین نے
انجیل متی کے باب اول اور دوم کو الحاقی اور جعلی قرار دیکر اپنی نسخہ
سے نکال ڈالا اور فرقہ ابیونی ٹیرا کے دو قسمین کی ہین اور دوسری قسم
کی بہ نسبت ہارن نے تسلیم کیا ہی کہ اون کی نسخہ مین یہہ دونون باب
تھے (ہارن جلد ۴ صفحہ ۲۷۳) مقام دوم فوٹ نوٹ صفحہ
یہہ جو مولوی صاحب نے کہا کہ فرقہ دوم نے انجیل باب اول عرق

پر بعض متقدمین کا شبہہ بتا یا ہی یہہ بالکل مولوی صاحب نے
جیوت کہا کیونکہ تفسیر ہارن جلد چہارم مین لکھا ہی کہ جیرم
یون لکھتا ہی کہ مرقس کا آخری باب تمام یونانی نسخون مین پا
جاتا ہی ہرگز اسپر کچھہ شک نہین **جواب** پادری صاحب
یہہ خیر ہی کہان بہکی یہہ عجیب بات ہی کہ مولوی صاحب نے اغلاط
نامہ کا حوالہ دین اور آپ تفسیر ہارن مین دیکھین یا نہ اسیکا نام
ہی اہل حق کا ہی کام ہی ناقل جس کتاب کا حوالہ دی اوسے دیکھنا
چاہئے نہ یہہ کہ تو کسی کتاب کا ہو اور آپ دیکھے کسی کتاب مین اور
پھر صفحہ ۵۵ مین کہتے ہین کہ مولوی صاحب نے جھوٹا حوالہ دیا ہی
ہارن صاحب کی کتاب مین بموجب پتے کے دیکھ لو۔
یہہ طرفہ اجرہ ہی کہ واژد صاحب کے اغلاط نامہ کا حوالہ دیا ہارن صاحب
کی تفسیر مین نہ دیکھا جائی یہہ وہی مثل ہوئی ؎ چہ خوش گفت است
سعدی در زلیخا ؎ الایا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔
ایسی باتین لکھنے کی وجہہ بھی معلوم ہوتی ہی کہ مجیب نے تعصب کے
پٹی اپنی آنکھون سے باندہی ہی اس سے کچھہ نہین نہین سوجھتا ہی یہہ
تو مجیب کی دھوکے بازی کا بیان تھا اب ناظرین یہہ بھی دیکھہ لین کہ
تفسیر ہارن مین کیا لکھا ہی تاکہ مجیب کی دروغ گوئی اوسکی ترانی بخوبی
ظاہر ہو جاوی خدا کا شکر ہی کہ ہارن نے بھی کوئی بات مولوی صاحب کے
مدعا کی مخالف نہین لکھی ہارن جلد چہارم حصہ ۲ باب ۲ فصل ۲
صفحہ ۲۹۵-۲۹۶ مین لکھتا ہی کہ بعض محققون نے خیال کیا ہی
کہ انجیل مرقس کے باب ۱۶ کے آخری ۱۲ درس انجیل نویس کے تحریر
نہین ہین اسکا بیان یہہ ہی کہ گبری گوری نے کتاب کیا دوسرا مین
قیاعت کے ذکر مین لکھا ہی کہ زیادہ صحیح نسخون مین انجیل مرقس

ان الفاظ پر ختم ہوئی ہی (کیونکہ وی ڈرتی تھی) اور جیرم کہتا ہی کہ
چند نسخے یونانی جو مین نے دیکھی تھی اون مین یہہ آیتین تھین انتہی۔
اب ناظرین ملاحظہ کرین کہ ہارن نے کونسی بات مولوی صاحب کے خلاف لکھی جسمین
مدعا جو مولوی صاحب کا ہی اوسے تو ہارن صاحب نے بھی بخوبی ثابت
کر دیا یعنے بعض محققین کو اس انجیل کے آخری باب مین شبہہ تھا
باقی رہا جیرم کا قول تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جیرم کے دو قول ہین ایک
تو بعض متقدمین کا قول اوسنے نقل کیا ہی اور ایک خود اوسکی رای
ہی۔ واژد صاحب نے قول اول بیان کیا ہی جسے مولوی صاحب نقل
کرتے ہین اور ہارن صاحب نے قول ثانی نقل کیا ہی بہرحال اسمین بھی
کسیطرح کا تعارض نہین مقام سوم قولہ صفحہ ۵۵ واژد صاحب
کی کتاب کا صفحہ سطر بتاؤ ہرگز اون کی بات قابل اعتبار نہین ہی
پس واژد صاحب نے کہین نہین لکھا بلکہ ہارن صاحب تفسیر کے باب
صفحہ ۲۹۴ مین صاف لکھا ہی کہ سب قدیمی ترجمون مین اور سب پورانے
نسخون مین لوقا کا ۲۲ باب موجود ہی ہرگز اوسپر کچھہ شک و شبہہ
نہین انتہی۔ **جواب** مولوی صاحب نے حوالہ جاہلون کی دیکھنے
کو نہین دیا جسے اتنی تمیز نہو کہ اس بحث کو کون موقع اور کون محل ہی
اوس سے مولوی صاحب خطاب نہین کرتے مولوی صاحب کا کام
اہل علم سے ہی جو ہر ایک بات کے موقع و محل کو جانتی ہین اونہین صفحہ
اور سطر کے کچھہ حاجت نہین علاوہ اسکی صفحہ اور سطر بتانا کیسی بات
ہی ہمیشہ کتابین بار بار چھپتے رہتی ہین اب اگر کسی شخص نے صفحہ
بتا دیا اور دوسری شخص کے پاس وہ کتاب یا اوس سنہ کے مطبوعہ
نہوئی تو پھر کیا کہ اوسکا صفحہ مطابق ہوگا مثلاً پادری صاحب
جو ہارن کا صفحہ بتاتی ہین میرے نسخہ مین وہ مقام اوس صفحہ مین نہین

تو اب مین کہتا ہون کہ پادری صاحب کی بات قابل اعتبار نہین ہے ضمہ
سطر بتا و اب پادری صاحب نے جو تفسیر ہارن کا حوالہ دیا ہی اوسکا
حال سنیے اول تو حوالہ کیا خوب دیا ہی کہ ۲۲ باب ۴۴ فحوم و معلا کون سے
۲۲ باب مین دیکھا تا تفسیر ہارن مین تو بہت سے ۲۲ باب ہین اگر پادری صاحب
کا طرز اختیار کرین تو بی تامل کہین کہ حوالہ غلط ہی مگر ہمارا یہ شیوہ
نہین ہی یہہ ونہین کو مبارک رہی قطع نظر اسکی ناظرین پادری صاحب
کی دہوکے بازی اور دروغ گوئی کو خیال کرین مولوی صاحب نے
تو یہہ کہا تھا کہ بعض متقدمین کو بعض بعض جگہہ انجیل لوقا کی ۲۲ باب
پر شبہہ تھا مجیب نے بعض بعض جگہہ کو قید کو اڑا کر یہہ لکھا کہ سب پورانے
نسخون مین لوقا کا ۲۲ باب موجود ہی اسپر کچھہ شبہہ نہین ہی اب
مین مجیب سے دریافت کرتا ہون کہ اون کا یہہ کہنا کہ لوقا کا ۲۲ باب
سب قدیمی ترجمون اور سب پرانی نسخون مین موجود ہی اس سے
اون کی کیا مراد ہی آیا یہہ مراد ہی کہ یہہ باب سب پورانے نسخون مین
موجود ہی اگرچہ بعض درس نہون یا کسیمین بعض درس پر شبہہ کا نشان
بنا ہوا ہی اگر یہی مراد ہی تو مولوی صاحب کا مدعا ثابت ہو گیا یعنے ۲۲ باب
کے بعض درس مشتبہ ہو گئے اور اگر یہہ مراد ہی کہ سب نسخونمین بلا کم
و بیش ۲۲ موجود ہی تو محض دروغ ہی ہارن صاحب ہرگز یہہ نہین
لکھتے بلکہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ ۱۸۲۸ع مین لکھتے ہین کہ
درس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوک کا نسخہ - الکسندرینوس
اور واطیکانوس اور لیسسٹرینس اور دنڈونیس لیکی ۳۱
اور ترجمہ شہیدک مین نہین ہین اور نسخہ بسلینس اور واطیکانوس
نمبر ۳۵ ۴ اور بعض اور جدید نسخون مین انپر شبہہ کا نشان بنا ہوا ہے
اسلئے انکی صحت مین تنازع ہوا ہی اور ارمی فانوس اور ہیلری

اور جیروم شہادت دیتی ہین اون نسخون مین یہ تین یونانی و لاطینی
نسخونمین نہین پھر ہارن لکھتا ہی کہ جن وجوہ سے یہہ تین نسخونمین
چھوٹ گئی تھین یا جن شبہون کا نشان تھا وہ ظاہری یعنے بزدل
لوگون نے اس خوف سے انکو چھوڑ دیا تھا کہ مبادا ایرین فرقہ کی تائید ہوتی
انتہی - اگرچہ ہارن کی رای بہ نسبت ان نسخون کی یہہ معلوم ہوتی ہی
کہ شبہہ نہین ہین مگر میری غرض ہارن کی رای بیان کرنا منظور
نہین بلکہ اسقدر منظور ہی کہ ہارن کے بیان سے معلوم ہو کہ چند نسخون
اور چند ترجمون مین یہ تین نہین اور بعض مین مشتبہ ہو گیا تھا
تھا - اور ہارن کے اس بیان سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ متقدمین
مسیحی اپنی مخالف کے خوف سے اپنی کتاب مین تغیر کر دیتے تھے خیال کیجئے
مقام ہی کہ ایسے شخصون کی کتاب پر کیونکر اعتبار ہو سکے باوجود ان
باتون کے پھر اپنی کتاب کے اعتبار کا دعوی ہی مقام چہارم قولہ
صفحہ ۵۷ یہہ جو کہا ہی کہ مدرسہ سکندریہ کے کسی طالبعلم نے یہہ انجیل
لکھی ہی کیسے نادانی اور جہالت کے بات ہی سکندریہ کا مدرسہ
اس انجیل کے تصنیف کے بعد ہوا ہی کیا اوسکی طالبعلم عالم خیال مین
پہلی ہی فاضل ہو چکی تھی انتہی -
جواب ماشاء اللہ پادری صاحب کی کیا تقریر ہی کہ طفل مکتب
بھی دیکھکر ہنستے ہین بھلا یہہ تو فرمائی کہ جو شخص یہہ بات کہتا ہی
کہ انجیل یوحنا مدرسہ سکندریہ کے کسی طالبعلم نے لکھی وہ اس امر کو کب
تسلیم کرتا ہی کہ مدرسہ سکندریہ اس انجیل کے تصنیف کے بعد ہوا ہی
یہہ تو آپ کا دعوی ہی اسکو دلیل مین پیش کرتے ہو اگر آپ کا
قول صحیح ہی تو طرف ثانی بھی کہہ سکتا ہی کہ یہہ کہنا کہ انجیل یوحنا
مدرسہ اسکندریہ کے قبل تصنیف ہوئی ہی کیسی جہالت اور نادانی

کی بات ہی کیونکہ یہ انجیل تو مدرسہ اسکندریہ کے طالب علم نے لکھی ہی
یہہ کیا اوسکے طالب علم عالم خیال مین پہلی ہی فاضل ہو چکی تھی جو
اس تقریر کا جواب مجیب کے سن رکھا ہو وہی جواب اونکی تقریر
کا ہو جائیگا اور پھر پادری صاحب ارجن کی تعریف مین لکھتے ہین کہ
بہت بڑا عالم فاضل مشہور اور معروف ہی وہ کلام الٰہی کے تحقیقات مین کتابین
تصنیف کرتا رہا مین کہتا ہون یہہ وہی ارجن ہی جو اپنی تفسیر پانچوین
جلد انجیل یوحنا کے شرح مین لکھتا ہی کہ پولوس نے جمع کتابیس کی طرف
سے کچھ نہین لکھا اور جسکے ظن کچھ لکھا بھی تو صرف دو چار سطرین
تاریخ یوسی بیس کتاب ۶ باب ۲۵ اب کہئی اگر ارجن بڑا محقق ہی
اور اوسکے قول پر دار مدار ہی تو تمام ناحیای پولوس کو انجیل سے
خارج کیجی اور مین ارجن کے اس تحقیق پر صاد کرتا ہون مگر افسوس
ہی کہ اسکی تحقیق مین کچھ تھوڑی سی کسر رہگئی یقین تھا کہ اگر کچھ دنون اور
تحقیق کرتا تو کل ہی انجیلون سے انکار کرتا سوا اصلی انجیل کے ۔ قولہ اور
اسنالون کوئی فرضی یا مجہول نام ہی جسکے دنیا مین کوئی عالم
جانتا ہی نہ کوئی جاہل الخ ۔ **جواب** کسی جاہل کے
نہ جاننے سے کوئی مشہور شخص مجہول نہین ہو سکتا یا در صاحب
اسلیے یہہ کتاب لکھی اپنی جہالت کیون طشت از بام کی اگر
خوف خدا تھا تو دنیا کی رسوائیکا تو کچھ خیال کیا ہوتا سنئے اسٹاڈلن
وہ عیسائی عالم ہی جسے ہارن نے اون عالمون مین شمار کیا ہی
جو یوحنا کی انجیل مین یوس جورت کی زنا کی صحت کے قائل ہین
اور کتاب ہسٹاولن جسکا نام ہارن نے لکھا ہی ۱۷۹۶ء مقام
گوٹن کاٹی واقع ملک جرمن مین مطبوع ہوئی ہی تفسیر ہارن صاحب
جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ ذکر انجیل یوحنا دفعہ ۴ صفحہ ۳۱۶ مین

حاشیہ کہتا ہو ۔ مقام نجم نمبر ۵ صفحہ ۵۹ مین کا بیان کہ ہارن صاحب
الوجین فرقہ کے نسبت ایسا لکھتے ہین بالکل غلط اور جھوٹ ہی اور
ہارن صاحب پر بہتان ہی الخ **جواب** صاحب اعجاز
کے یہہ غرض نہین کہ ہارن خود اس فرقہ کے وجود کا قائل ہے بلکہ
مطلب یہہ ہی کہ ہارن صاحب کے بڑی بڑی قبلہ گاہ اوسکے وجود کے
قایل ہین اور ہارن نے اسکا قول نقل کیا ہی وہ قول یہہ ہی کہ
الوجین فرقہ جسکا وجود دوسری صدی مین بیان کیا جاتا ہی اسکی
نسبت بیان کیا گیا ہی کہ اوسنے انجیل یوحنا اور اسکے کل تصنیفات سے
انکار کیا ہی مگر ہم کو فرقہ الوجین کے خبر نہین ملتی کیونکہ ہم کو اوسکے کہنے
کیفیت نہین ملتی بجز اون مابعد اور غیر محقق حالات کے جو فلاسٹر
اور رابی فانوس اور اری یوس اور یوسی بیس نے لکھا ہی اور
قدمای مورخین جو انکی قبل گذری وہ انکی حالات بیان نہین
کرتے اسلیے گمان غالب ہی کہ کوئی ایسا فرقہ مبتدعہ تھا انتہی ۔
اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ مولوی صاحب کا مطلب ہر حال ثابت
ہی کیونکہ علمای مسیحیہ فرقہ الوجین کے قایل ہین اور ہارن نے چار شخصون
معتبر کا نام بھی بتایا جو اس فرقہ کی وجود کے قایل ہین البتہ ہارن
اپنا گمان یہہ بیان کرتا ہی کہ کوئی ایسا فرقہ تھا اس سے مولوی صاحب
کا جھوٹا ہونا کسطرح نہین ہو سکتا ۔ مقام ششم مولوی صاحب
نے ہارن سے نقل کیا تھا کہ بعض رسون باب ساتوین اور آٹھوین
انجیل یوحنا کو علمای جمہور مسیحیون نے انکار کیا ہی اسکے جواب مین
پادری صاحب فرماتے ہین کہ وہ آیتین اور وہ اختلاف اور کتابون کے
پتے بتلاؤ ورنہ جھوٹا دعوی کرتے ہو ۔ **جواب**
پادری صاحب کو کیا ہو گیا ہی سوا انکار کے اونہین کچھ اور بھی

آ ہی مولوی صاحب تو پتہ نشان سبکچہ بتا دیا ہی اگر یاد رہے
کے انکھون پر پٹی بندہی ہو تو اوسکا کیا علاج ہی ناظرین ملاحظہ کرین کہ
مولوی صاحب اسمقام پر حوالہ دیا ہی کہ اسکا بیان فصل دوسری
مقصد تیسری مین آ ہی پھر مطابق وعدہ کے مولوی صاحب بشرح
وبسط فصل مذکورین رسونکا الحاقی ہونا بیان کیا ہی مجیب صاحب
جواب لکھنی بیٹھی مگر یہہ نہوا کہ وہ مقام نکال کر دیکھین ایک لطف
اور سنئے یہان تو مولوی صاحب سے پتہ اور نشان پوچھا جاتا ہی
اور جب وہان پہنچی جہان پتہ ونشان بتایا گیا ہی تو اعتراض کو تسلیم
کرلیا ناظرین ہدایت المسلمین کا صفحہ ۱۰۲ ملاحظہ کرین وہان مجیب عجیب
کی انکھونمین سرسون پھول گئی سو تسلیم کے کچھہ نہ بن پڑا یہہ بھی یاد رہا
کہ پہلے ہم کیا لکھ آئی ہین سچ ہی دروغ گو را حافظہ نباشد اصل بات
یہہ ہی کہ مجیب صاحب حیران ہین کچھہ بن نہین پڑتا کہین کچھہ کہدیا کہین کچھ
کسیطرح سچپا تو چھوٹی سوخاطر جمع رکہین جب تک ملک الموت انکے
روح کو مثل عصارہ کی نہ نچوڑینگی اہل اسلام کہین دبکا بیٹھا نہ
چھوڑینگی ایک بات مین پادری صاحب سے یہہ کہتا ہون کہ بالفرض
اگر مولوی صاحب حوالہ نہین دیا تھا ذرا آپہی نے تفسیر ہارن مین
انجیل یوحنا کا بیان نکال کر دیکھ لیا ہوتا اور اگر اسقدر تمیز نہین تو کس
بڑتے پر اعجاز عیسوی کا جواب دینی بیٹھی ہین ع -
باین خواری امید ملک داری خیر سب جانے دیجئی ہمسے سب پتہ نشان
سن لیجئی - ہارن جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ صفحہ ۳۱۵
۳۱۶ مین آنکھین کھول کر دیکھئی کہ کتنی عالمون نے ورسون مذکورہ
پر اعتراض کیا ہی اور کس نے اوسے قابل خارج کردینی کے
سمجھا ہی - مقام ہفتم قولہ صد ۵۹ - ۶۰ گروٹیس کوئی عالم

مشہور عیسائیون مین نہین ہی بلکہ کوئی یہہ بھی نہین جانتا کہ وہ کون تھا اور کہان پیدا ہوا تھا اور کب آپکی زبانی اوسکا نام سنتے ہین الخ

جواب افسوس کہ مجیب عجیب وجود اس حیثیت کے اعجاز عیسوی کی جواب کا دم مارتے ہین گروٹیس سے مشہور معتبر عیسائی کو مجیب صاحب یہہ کہتے ہین کہ نہین جانتے کہ وہ کون تھا اور کہان پیدا ہوا الخ ای صاحب اب بھی کیا جانتے ہین کہ مدی کے مرشدی حیرت یہہ ہی کہ مولوی صاحب نے گروٹیس کا قول ہارن سے نقل کیا تھا اوسپر پادری صاحب کہتے ہین صرف آپکی زبانی اوسکا نام سنتے ہین مگر معلوم ہوتا ہی کہ مولوی صاحب نے جو ہارن کا حوالہ دیکر کہی باتین نقل کین تو شاید پادری صاحب یہہ سمجھی کہ قول اخیر ہارن کے حوالہ مین داخل نہین ہے خیر اب نہین جانتے تو ہمسے سن لیجئی گروٹیس وہ شخص ہی جسکی بہ نسبت ہارن جلد ۴ صفحہ ۳۱۵ مین لکھتا ہی کہ یہہ امر بھی حیرت انگیز ہی کہ انجیل یوحنا کے نسبت ایک ممتاز محقق گروٹیس جیسا یہہ خیال کرے کہ یوحنا نے اپنی انجیل مسیحین باب پر ختم کردی اور اکیسوین باب اوسکے موت کے بعد کلیسائی افسر نے شامل کردیا انتہی - دیکھئے ہارن گروٹیس کو کیا محقق اور ممتاز عالم بتاتا ہی اور خدا جانے تفسیر ہارن مین کتنے مقام پر گروٹیس کا نام آیا ہوگا جسکے بہ نسبت پادری صاحب کہتی ہین کہ صرف آپکی زبانی اوسکا نام سنا ہے دو مقام پر ایک ہی جگہہ ہارن نے ذکر کیا ہی یعنے ایک نومین نے ابھی بیان کیا اور ایک مقام ہشتم مین بیان ہوا وہان ہارن نے گروٹیس کو اون عالمون مین شمار کیا ہی جو انجیل یوحنا کے باب اور آیتہ کے بعض ورسون پر شک کرتے ہین اور تیسرا مقام وہ ہی جہان ہارن نے اون علما کو بیان کیا ہی جو انجیل متی کے